20655- مسجد میں نماز واجب کرنے والی مسافت کی مقدار کیا ہے ؟

سوال

مجھے علم ہے کہ مردوں پر مسجد میں نماز ادا کرنی واجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص مسجد سے دور رہائش پذیر ہو تو ہر نماز کے لیے مسجد نہ جانے کے جواز میں کتنی مسافت ہونی چاہیے ؟
اس کی مثال یہ ہے کہ : اگر مسجد جانے کے لیے بیس منٹ کی مسافت طے کرنی پڑے، اور شہر میں صرف یہی ایک مسجد ہے، تو کیا میرے لیے گھر میں نماز ادا کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مردوں مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، اور نماز باجماعت سے پیچھے رہنا نفاق کی علامت ہے، آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (120) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور مسجد سے گھر جتنا زیادہ دور ہو گا اجر و ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہو گا.

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لوگوں میں نماز میں سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہ ہے جو زیادہ دور اور زیادہ چلنے وال ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (623) صحیح مسلم حدیث نمبر (622).

دوم :

مسجد کے قریب رہنے والے پر نماز باجماعت واجب ہے، دور رہنے والے پر نہیں.

سنت نبویہ میں مسجد کے قرب کی تحدید (اذان سننے والے) کے الفاظ سے ہوئی ہے.

اس مراد یہ ہے کہ مسجد میں ہونے والی اذان بغیر لاؤڈ سپیکر کے سنے، اور موذن اذان بلند آواز سے دے، اور فضاء میں خاموشی اور سکون ہو جو سماعت پر اثر انداز ہوتی ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسجد تک لانے کے لیے کوئی شخص نہیں، چنانچہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت طلب کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے دی، جب وہ جانے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا :

کیا تم نماز کے لیے دی گئی اذان سنتے ہو؟

تواس نے جواب میں کہا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر آیا کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (653).

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اذان سنی اور نماز کے لیے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں، لیکن اگر کوئی عذر ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (793) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (637) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی "المجموع" میں کہتے ہیں:

اذان کی سماعت میں معتبر یہ ہے کہ مؤذن شہر کے کنارے کھڑا ہو اور ماحول میں خاموشی اور سکون ہو تو اس اذان کے سننے والے پر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا لازم ہے، اور اگر نہیں سنتا تو لازم نہیں. اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (353/4).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگر میں تقریبا آٹھ سو میٹر سے مؤذن کی اذان سنوں تو کیا میں اپنی جگہ ہی نماز ادا کروں، یا کہ جس میں اذان ہوئی ہے وہاں جا کر نماز ادا کروں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

آپ کو اس مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے، یا پھر کسی اور مسجد میں جہاں آپ کو آسانی ہو، جب آپ اس کی استطاعت اور قدرت رکھتے ہوں.... پھر کمیٹی نے مندرجہ بالا مذکورہ دونوں احادیث سے استدلال کیا ہے.

کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا کہ:

مسجد سے تقریبا پانچ سو میٹر کے فاصلہ پر ایک شخص عمارت کی آٹھویں منزل پر رہائش پذیر ہے، کیا اس کے لیے اپنے گھر کے افراد کے ساتھ مل کر نماز باجماعت ادا کرنا جائز ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

مسجد نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، چنانچہ آپ مساجد میں جا کر نماز ادا کریں جہاں مسلمان یہ فریضہ ادا کرتے ہیں، اور اس مسافت کی بنا پر آپ کے لیے اپنے اہل و عیال کے ساتھ نماز باجماعت گھر میں ادا کرنے کی رخصت نہیں ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (59/8).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مسجد اور گھر کے مابین مسافت کی تحدید پائی جاتی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

مسافت کی کوئی شرعی تحدید نہیں، بلکہ اسے عرف عام، یا پھر (لاؤڈ سپیکر) کے بغیر اذان کی سماعت سے محدود کیا جائیگا.

دیکھیں : اسئلۃ الباب المفتوح سوال نمبر (700).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

عام طور پر بغیر لاؤڈ سپیکر کے اذان کی آواز سننے والے نماز باجماعت اس مسجد میں ادا کرنی واجب ہے جس کی اس نے اذان سنی ہے . . .

لیکن اگر اس کا گھر مسجد سے اتنا دور ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان کی آواز نہیں آتی تو اس کے لیے مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا لازم نہیں، بلکہ اسے مستقل جماعت کروا کر نماز ادا کرنے کا حق حاصل ہے . . .

اور اگر وہ مشقت برداشت کر کے اس مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں جہاں سے بغیر لاؤڈ سپیکر کے اذان سنائی نہیں دیتی تو اس میں ان کے لیے بہت زیادہ اجر و ثواب ہے. اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (58/12).

واللہ اعلم.